بسم اللہ الرحمن الرحیم

پچھلے سال کی طرح اس سال بھی سوشل میڈیا بالخصوص فیس بک پر بعض لوگ ابوداؤد شریف کی ایک حدیث کی آیت قرآنی اور دیگر احادیث کو مد نظر رکھے بغیر غلط تشریح کر کے یہ بات بہت زور و شور سے پھیلا رہے ہیں کہ اگر کوئی شخص سحری کر رہا ہو اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو اور اسی حالت میں اذان فجر ہو جائے تو وہ اذان فجر کی وجہ سے کھانے سے نہ رک جائے بلکہ اپنی حاجت پوری کر لے، یعنی عوام میں یہ بات مشہور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ سحری کے ختم ہونے کا وقت طلوع صبح صادق نہیں ہے بلکہ فجر کی اذان کے وقت بھی کھانے پینے کی کوئی چیز ہاتھ میں ہو تو اس ختم کھا سکتے ہیں ،حالانکہ یہ بات قرآن وسنت کی رو سے درست نہیں ہے، لہذا سحری کا وقت ختم ہونے کے سلسلے میں قرآن و سنت کے احکامات کا خلاصہ پیشِ خدمت ہیں۔

(1)۔۔۔اللہ تبارک وتعالی نے سورت بقرہ کی آیت نمبر 187 میں فرمایا :

كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

ترجمہ: ”کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو کر تم پر واضح ہو جائے“

اس آیت میں سحری کے ختم ہونے کا وقت بتایا گیا ہے اور اس کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین نے ”الخیط الابیض“ سے مراد صبح کاذب اور ”الخیط الاسود“ سے مراد صبح صادق بتایا ہے، لہذا معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالی نے اس آیت میں سحری کے ختم ہونے کا وقت صبح صادق کا طلوع ہونا بتایا ہے۔(دیکھئے عبارات نمبر 1)

تفسیر بغوی اور ثعلبی میں اسی آیت کی تفسیر میں مزید واضح کیا کہ فجر کی دو قسمیں ہیں:

1. فجر کاذب یا صبح کاذب: وہ روشنی جو آسمانِ افق میں بلندی کی طرف (طولاً) نظر آتی ہے اور اس کے طلوع ہونے سے نہ تو رات ختم ہوتی ہے، نہ نماز فجر جائز ہے اور نہ ہی روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہوتا ہے۔

2. فجر صادق یا صبح صادق: وہ روشنی جو آسمانِ افق پر (عرضا) نظر آئے، اور اس کے طلوع ہونے سے رات ختم ہو کر دن شروع ہو جاتا ہے، سحری کا وقت ختم کر روزہ دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے اور نماز فجر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔(دیکھئے عبارات نمبر 2)

(2)۔۔۔تفاسیر اور احادیث کی کتابوں میں یہ بات تفصیل سے مذکور ہے کہ آنحضرت محمد ﷺ کے دور میں ایک اذان حضرت بلالؓ دیتے تھے جو تہجد اور سحری کی اطلاع کیلئے ہوتی تھی، اور دوسری اذان حضرت

عبداللہ ابن ام مکتومؓ دیتے تھے جو فجر (صبح) صادق کے طلوع ہونے کے بعد دیتے تھے، مذکورہ واقعہ اور دیگر احادیث سے یہ بات صراحتاً معلوم ہوتی ہے کہ سحری کا اختتامی وقت طلوعِ صبح صادق ہے اور اس کے طلوع کے بعد روزہ دار کیلئے کھانے پینے کی اجازت نہیں۔(دیکھئے عبارات نمبر 3)

(4)۔۔۔صاحبِ تفسیرِ منیرؒ لکھتے ہیں کہ جو شخص صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک سحری کرتا رہا تو ائمہِ اربعہ کا اتفاق ہے کہ اس شخص پر اس روزہ کی قضاء واجب ہے۔(دیکھئے عبارت نمبر 4)

(5)۔۔۔جہاں تک ابوداؤد میں موجود حدیث (اِذَا سَمِعَ اَحَدُکُمُ النِّدَاءَ وَالاِنَاءُ عَلٰی یَدِہٖ فَلاَ یَضَعْہُ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ مِنْہُ، "جب تم میں سے کوئی (فجر کی) اذان سنے اور (کھانے یا پینے) کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے نہ رکھے، بلکہ اس سے اپنی ضرورت پوری کرلے") کا تعلق ہے تو یہ صرف ظاہری طور پر مذکورہ بالا آیتِ قرآنی اور احادیث کے خلاف نظر آتی ہے، لیکن حقیقت میں دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے کیونکہ حدیث کی اہم کتاب "مشکوۃ" کی شرح "مرعاۃ" میں اس حدیث کی تشریح میں لکھا ہے کہ "النداء" سے مراد حضرت بلالؓ کی اذان ہے جو کہ صبح صادق سے پہلے صبح کاذب کے وقت دی جاتی تھی (دیکھئے عبارات نمبر 3 اور 5) اور اس بات کی تائید (کہ سحری کا اختتامی وقت طلوعِ صبحِ صادق ہے نہ کہ اذانِ فجر یا اس کے بعد تک) ابوداؤد کی وہ تمام روایات ہیں جو "بابُ وَقْتِ السُّحُورِ" میں ذکر کی گئی ہیں جن سے صرحتا معلوم ہو رہا ہے کہ سحری کے ختم ہونے کا وقت طلوعِ صبح صادق ہے (دیکھئے عبارات نمبر 6)

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ ابوداؤد شریف کے ایک حدیث کے ظاہری معنی کو لیکر دیگر آیات احادیث، مفسرین اور محدثین کی تشریحات سے نظریں چرا کر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد اذان فجر یا اس کے بعد تک سحری کا وقت ثابت کرنا یا کھانے کی اجازت دینا درست نہیں ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ:

(الف) سحری کا اختتامی وقت "طلوعِ صبحِ صادق" ہے نہ کی اذانِ فجر، لہذا اذانِ فجر تک کھانا پینا درست نہیں ہے کیونکہ ہمارے ہاں رمضان میں عموماً صبح صادق طلوع ہونے کے پانچ سے دس منٹ بعد فجر کی اذان دی جاتی ہے، بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ صبح صادق طلوع ہونے سے بھی تقریباً دو منٹ پہلے کھانے پینے سے احتیاطاً رک جانا چاہئے۔

(ب)۔۔۔اگر کسی مسجد میں صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی فجر کی اذان ہوتی ہو (اگر چہ اذان کا وقت نہ ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا درست نہیں) تو صرف ایسی صورت میں فجر کی اذان کے وقت کھانا ممنوع نہ ہو گا

کیونکہ ابھی تک سحری کا اختتامی یعنی صبح صادق کا وقت نہیں ہوا۔

(ج)۔۔۔اگر کسی مسجد میں صبح صادق (اپنے شہر کے مستند نقشہ کے مطابق) کے فورا بعد اذان ہو گئی اور کوئی شخص اس وقت تک کھاتا رہاتواگر یہ صبح صادق (نقشہ کے مطابق) سے ایک دو منٹ کی حد تک دیر ہے تواس کا روزہ تو ہو جائے گا کیونکہ نقشہ میں بھی ایک دو منٹ احتیاط کے رکھے جاتے ہیں، لیکن اس کی عادت بنالیناہر گز درست نہیں ہے بلکہ صبح صادق طلوع ہونے سے بھی تقریباً دومنٹ پہلے کھانے پینے سے احتیاطاًرک جاناچاہیئے۔

اوراگر فجر کی اذان صبح صادق (نقشہ کے مطابق) طلوع ہونے کے ایک دو منٹ سے زیادہ تاخیر سے ہو اور کوئی شخص اتنی تاخیر تک کھاتا رہاتواس کا روزہ نہ ہو گا اوراسے اس دن کے روزہ کی قضا کرنا ہو گی، کیونکہ حقیقتاً صبح صادق طلوع ہونے کے ایک منٹ بعد بھی کھایاجائے تو روزہ نہیں ہو تا، نیز اس کیلئے باقی دن روزہ داروں کی طرح رہنا بھی واجب ہو گا۔

(د)۔۔۔سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اپنے شہر کے کسی معتبر دینی ادارے کا سحری وافطاری کا نقشہ لے لیا جائے اور اسی کے مطابق سحری و افطاری کی جائے، کیونکہ موجودہ حالات میں اپنے مشاہدہ سے صبح کاذب وصادق کا اندازہ لگانا ممکن نہیں ہے (الا یہ کہ کوئی ماہر ہو یا دیہات یا جنگل میں رہنے کی وجہ اس کی پہچان رکھتا ہو)

نوٹ: معمولی ردوبدل کے بعد اسے دوبارہ شیئر کیا جارہاہے، اگر اس میں مخلصین کو کوئی علمی اعتبار سے سقم محسوس ہو تو بندہ کو آگاہ کریں۔ جزاک اللہ خیرا۔

(1)التفسير الحديث - (6 / 300)

كناية عن بزوغ الفجر الصادق الذي يفرق بين ظلمة الليل وضوء النهار

أيسر التفاسير لكلام العلي الكبير - (1 / 166)

{الْخَيْطُ الأَبْيَضُ} الفجر الكاذب وهو بياض يلوح في الأفق؛...{الْخَيْطِ الأَسْوَدِ} : سواد يأتي بعد البياض الأول فينسخه تماماً.

(2) تفسير البغوي - (1 / 208):

واعلم أن الفجر فجران كاذب وصادق، فالكاذب يطلع أولا مستطيلا كذنب السرحان يصعد إلى السماء فبطلوعه لا يخرج الليل ولا يحرم الطعام والشراب على الصائم، ثم يغيب فيطلع بعده الفجر الصادق مستطيرا ينتشر سريعا في الأفق، فبطلوعه يدخل النهار ويحرم الطعام والشراب علىالصائم.

الكشف والبيان - تفسير الثعلبي - (2 / 80):

والفجر إنشقاق عمود الصبح وابتداء ضوءه ، وهو مصدر من قولك فجرّ الماء يفجر فجراً إذا إنبعث وجرى شبّهه شق الضوء بظلمة الفجر ، الماء الحوض إذا شقه وخرج منه وهما فجران ، أحدهما : يسطع في السماء مستطيلاً كذّذ السرحان ولا ينتشر فذلك لا يحل الصلاة ولا يحرم الطعام على الصائم وهو الفجر الكاذب .

والثاني : هو المستطير الذي ينتشر ويأخذ الأفق ضوء الفجر الصادق الذي يحل الصلاة ويحرم الطعام على الصائم وهو المعني بهذه الآية .

(3) صحيح مسلم - عبد الباقي - (2 / 770):

لا يغرنكم من سحوركم أذان بلال ولا بياض الأفق المستطيل هكذا حتى يستطير هكذا وحكاه حماد بيديه قال يعني معترضا

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (2 / 573):

680 - (عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِنَّ بِلَالًا يُنَادِي) أَيْ: يَذْكُرُ وَقَالَ ابْنُ الْمَلَكِ: يُؤَذِّنُ (بِلَيْلٍ) أَيْ: فِيهِ يَعْنِي لِلتَّهَجُّدِ أَوْ لِلسُّحُورِ، لِمَا وَرَدَ فِي خَبَرٍ: " إِنَّهُ نُهِيَ عَنِ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ " وَإِنْ قِيلَ بِضَعْفِهِ " (فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ) اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ، وَكَانَ يُنَادِي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ الصَّادِقِ،

جامع الأحاديث - (17 / 201):

17949- لا يغرنكم من سحوركم أذان بلال ولا هذا البياض وفى لفظ ولا بياض الأفق المستطيل حتى يستطير (الطيالسى ، ومسلم ، والنسائى ، وابن خزيمة ، والدارقطنى عن سمرة بن جندب)

السنن الكبرى للبيهقي - (1 / 380):

قال رسول الله -صلى الله عليه وسلم- :« لا يغرنكم من سحوركم أذان بلال ولا بياض الأفق المستطيل حتى يستطير هكذا ».

الجامع لأحكام القرآن - (2 / 318):

روى مسلم عن سمرة بن جندب رضي اللّه عنه قال قال رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم : " لا يغرنكم من سحوركم أذان بلال ولا بياض الأفق المستطيل هكذا حتى يستطير هكذا". وحكاه حماد بيديه قال : يعني معترضا

تفسير ابن كثير-دار طيبة - (1 / 515):

الإمام أحمد: حدثنا موسى بن داود، حدثنا محمد بن جابر، عن قيس بن طَلْق، عن أبيه: أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "ليس الفجرُ المستطيل في الأفق ولكنه المعترض الأحمر" . ورواه أبو داود، والترمذي ولفظهما: "كلوا واشربوا ولا يَهِيدَنَّكُمْ الساطع المصعد، فكلوا واشربوا حتى يعترض لكم الأحمر".

وقال ابن جرير: حدثنا محمد بن المثنى، حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، حدثنا شعبة، عن شيخ من بني قشير: سمعت سَمُرة بن جُنْدَب يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يغرنكم نداء بلال وهذا البياض حتى ينفجر الفجر، أو يطلع الفجر".

ثم رواه من حديث شعبة وغيره، عن سوادة بن حنظلة، عن سمرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يمنعكم من سَحُوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل، ولكن الفجر المستطير في الأفق" .

قال: وحدثني يعقوب بن إبراهيم، حدثنا ابن عُلَية، عن عبد الله بن سَوادة القُشَيري، عن أبيه، عن سمرة بن جندب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يغرنكم أذان بلال ولا هذا البياض، تعمدوا الصبح حين يستطير" .ورواه مسلم في صحيحه عن زهير بن حرب، عن إسماعيل بن إبراهيم –يعني ابن علية –مثله سواء .

وقال ابن جرير: حدثنا ابن حمَيد، حدثنا ابن المبارك، عن سُلَيمان التيمي، عن أبي عثمان النهدي، عن ابن مسعود قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يمنعَنّ أحدكم أذان بلال عن سحوره –أو قال نداء بلال فإن بلالا يؤذن أو [قال] ينادي لينبه نائمكم وليَرْجع قائمكم، وليس الفجرأن يقول

(4)التفسير المنير للزحيلي – (2 / 158):

ومن شك في طلوع الفجر، لزمه الكف عن الأكل، فإن أكل مع شكه، فعليه القضاء كالناسي، في مذهب مالك، وقال أبو حنيفة والشافعي: لا شيء عليه حتى يتبين له طلوع الفجر. فإن تبين طلوع الفجر وجب عليه القضاء باتفاق أئمة المذاهب إذ «لا عبرة بالظن البين خطؤه».

(5) مشكاة المصابيح مع شرحه مرعاة المفاتيح – (6 / 931):

المراد بالنداء الأذان الأول أي أذان بلال قبل الفجر لقوله {صلى الله عليه وسلم} إن بلالاً يؤذن بليل فكلوا وأشربوا حتى يؤذن ابن أم مكتوم.

(6) سنن أبی داود – (2 / 275):

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– « لاَ يَمْنَعَنَّ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ وَلاَ بَيَاضُ الأُفُقِ الَّذِى هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ ».

سنن أبی داود – (2 / 275):

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– « لاَ يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانُ بِلاَلٍ مِنْ سَحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ – أَوْ قَالَ يُنَادِى – لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هَكَذَا ». قَالَ مُسَدَّدٌ وَجَمَعَ يَحْيَى كَفَّيْهِ حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا وَمَدَّ يَحْيَى بِأُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ.

سنن أبی داود – (2 / 275):

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ –صلى الله عليه وسلم– « كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلاَ يَهِيدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الأَحْمَرُ ».

واللہ تعالی اعلم بالصواب

تحریر: محمد عاصم عصمہ اللہ تعالی، متخصص فی الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

facebook.com/asim1080

facebook.com/masimfarooq